REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

فون ۲۹۷۹

جمعرات ۲۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۴/۳۸ | ۲ نبوت ۱۳۲۹ ھش ۲ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۵۱

چندہ سالانہ
بیرون پاکستان ۳۰ روپے
پاکستان
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہانہ ۲/۱ ۲ "
قیمت
فی پرچہ ۱ر

پاکستان سنہ ۱۹۵۰/۱۹۵۱ء میں بارہ ملکوں کو دو لاکھ تیرہ ہزار دو سو پچاس ٹن پٹ سن برآمد کریگا

کراچی یکم نومبر۔ آج حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں سنہ ۱۹۵۰/۵۱ء میں بارہ مختلف ملکوں کو پٹ سن برآمد کرنے کی مزید تفصیلات کا انکشاف کیا گیا ہے۔ اس اعلان کی رُو سے برطانیہ کو ۶۰ ہزار ٹن۔ فرانس کو ۴۵ ہزار ٹن۔ جرمنی اور بلجیم کو ۲۵، ۲۵ ہزار ٹن۔ اٹلی کو ۱۵ ہزار ٹن۔ روس کو دس ہزار ٹن چیکوسلواکیہ کو ۹ ہزار ٹن۔ پولینڈ کو ساڑھے سات ہزار ٹن۔ ہالینڈ کو چھ ہزار ٹن۔ جنوبی افریقہ کو ۵ ہزار ٹن۔ سویڈن کو ۳۵۰۰ ٹن اور آسٹریا کو ۳۲۵۰ ٹن برآمد کیا جائے گا۔ یہ پٹ سن اور پچھلے سال کے کوٹے سے بچا ہوا پٹ سن آیندہ سال ۳۰ اپریل تک برآمد کیا جائے گا۔ ۲۹ جولائی کو جن ملکوں کے کوٹے کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان کے علاوہ چھ دوسرے ملکوں کے لئے مزید کوٹے کا اضافہ ہوا ہے۔ یونان اور برازیل کو ۲-۲ ہزار ٹن۔ سپین کو ۱۲۵۰ ٹن ناروے اور یوگوسلاویہ کو ۵۰۰-۵۰۰ ٹن۔ پرتگال کا کوٹہ پہلے ہی ۵ سے دس ہزار کیا جا چکا ہے۔ یہ مقرر کردہ اضافہ آیندہ سال ۳۰ جون تک برآمد کیا جائے گا۔

کوئٹہ یکم نومبر۔ بلوچستان میں آئینی اور انتظامی اصلاحات کے لئے دستور ساز اسمبلی کی مقرر کردہ کمیٹی کا اجلاس کل شروع ہو جائے گا۔

لیبیا کی اسمبلی نامزد کی جائے گی

ٹریپولی یکم نومبر۔ اکیس افراد پر مشتمل لیبیائی کمیٹی نے جس میں تینوں علاقے ٹری پولیٹینا۔ سائرینیکا اور فزان کے سات سات نمائندے ہیں۔ یہاں طویل غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ جو لیبیائی قومی اسمبلی عنقریب قائم کی جانے والی ہے۔ اس کے ارکان کا تقرر انتخاب کی بجائے نامزدگی کے ذریعہ ہوگا۔

سائرینیکا کے نمائندے امیر ادریس السینوسی نامزد کریں گے ٹری پولیٹینیا کے نمائندوں کی نامزدگی لیبیا کے مفتی محمد ابو الاسد العالم کریں گے۔ اور فزان کے نمائندوں کو احمد بے سیف النصر نامزد کریں گے۔

کمیٹی نے یہ قاعدہ بنا دیا ہے کہ اسمبلی کے لئے نمائندے منتخب کرنے میں یہ لیڈر اپنے علاقہ کی سیاسی جماعت کے لیڈروں اور آزاد خیال نمائندوں سے بھی مشورہ کریں گے۔

لیبیا کی قومی اسمبلی کا قیام کے بعد سب سے اہم کام مستقبل کے متحدہ لیبیا کے لئے دستور کی تدوین اور حکومت کی نوعیت کے متعلق فیصلہ ہوگا۔ اسمبلی کے ارکان کی تعداد ساٹھ ہوگی یعنی تینوں علاقوں سے بیس بیس نمائندے لئے جائیں گے۔

(سٹار نیوز ایجنسی)

روسی جٹ لڑاکا ہوائی جہازوں کی امریکی ہوائی جہازوں سے جھڑپ

کوریا کا محاذ جنگ۔ یکم نومبر۔ آج روس کے جٹ لڑاکا ہوائی جہازوں کی امریکی جہازوں سے جھڑپ ہو گئی۔ دو اور روسی جہازوں نے امریکی بمباروں پر فائر بھی کئے۔ لیکن کوئی جہاز برباد نہیں ہوا۔ گو امریکیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ اس سے پہلے انہوں نے شمالی کوریا والوں کے ۱۱ ہوائی جہاز تباہ کئے۔ ۳ فضا میں اور ۸ میدان میں۔ اس سے پہلے خبر آئی تھی۔ کہ شمالی کوریا والوں نے اقوام متحدہ کی فوجوں کی پیش قدمی بہت حد تک روک دی ہے بلکہ شمال کی طرف تو امریکی اور دولت مشترکہ کی فوجوں کو سخت مزاحمت درپیش رہی۔ لیکن اس کے باوجود ایک امریکی دستہ پیش قدمی کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور

اب وہ مانچوریا کی سرحد سے صرف ۲۵ میل دور ہے۔ خبر آئی ہے کہ دریائے یلم پر مانچوریا کے کارخانوں کو بجلی پہنچانے والے بندوں کی حفاظت کے لئے چینی فوج اور ایک رضاکار فوج بالکل تیار کھڑی ہے۔ جونہی ان بندوں کی طرف رخ ہوگا۔ چینی فوجیں جنگ میں کود پڑیں گی۔

مختصر لیکن اہم

کراچی یکم نومبر۔ حکومت پاکستان نے چنا۔ جوار۔ باجرہ اور مکئی کی ملک سے برآمد کی ممانعت کر دی ہے۔ اس حکم پر فوری طور پر عمل شروع کر دیا جائیگا۔ **لاہور** یکم نومبر۔ حکومت پنجاب نے ۲۹ اکتوبر سنہ ۵۰ء سے پنجاب میں گھوڑدوڑ کے ذریعے شرطیں لگانے والوں پر اور پیشہ ور شرط بازوں سے شرطیں بدکر جیتنے جانے والے روپے پر علی الترتیب ۵ فیصدی اور دس فی صدی ٹیکس عاید کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ **ڈھاکہ** یکم نومبر۔ آج یہاں کلکتے سے آنے پر اطلاعات و نشریات کے وزیر خواجہ شہاب الدین نے کہا۔ مشرقی پاکستان میں ۵ براڈکاسٹنگ اسٹیشن قائم کئے جائیں گے۔ ڈھاکے میں ایک اور براڈکاسٹنگ اسٹیشن کے لئے تو اگلے بجٹ ہی میں گنجایش رکھی جائے گی۔ **کراچی** یکم نومبر۔ حکومت پاکستان نے پاکستان میں داخلے کے پرمٹوں پر آنے والوں کے دستخطوں اور انگوٹھوں کے ثبت ہونے اور فوٹو منسلک کرنے کے سلسلے میں بعض پابندیاں عاید کی ہیں۔ **لاہور** یکم نومبر۔ لاہور اور راولپنڈی کے درمیان آج سے آزمایشی طور پر اردو زبان میں تار کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اگر تجربہ کامیاب رہا تو اسے مستقل کر دیا جائیگا۔ **حیدر آباد۔** یکم نومبر۔ حکومت سندھ نے دس لاکھ ایکڑ زمین کو سیراب کرنے کے لئے جیکب آباد کے علاقے کی ایک نہر کو بلوچستان کے علاقہ سبی تک پہنچانے کی ایک سکیم تیار کی ہے۔ **کراچی** یکم نومبر۔ کل اقوام متحدہ ریڈیو کا تیار کردہ پاکستان کے لئے ایک خاص دستاویزی پروگرام آٹھ بجے شام پاکستان کے سارے سٹیشنوں سے نشر کیا جائیگا۔ **پشاور** یکم نومبر۔ مصر کی تین یونیورسٹیوں نے پشاور یونیورسٹی کے قیام پر مبارکباد کے تار ارسال کئے ہیں۔

چین کے جواب سے نئی دہلی میں بے چینی

نئی دہلی یکم نومبر۔ چین کی عوامی حکومت نے تبت کے معاملے کو حیدر آباد کا سا گھریلو معاملہ قرار دے کر ہندوستان کو جو مداخلت سے باز رہنے کا جواب بھیجا تھا۔ اس سے نئی دہلی کے حلقوں میں سخت مایوسی پھیل گئی ہے۔ اب حکومت ہندوستان نے ایک اور مراسلے کے ذریعے حکومت چین کو پُر امن طریق سے معاملات سلجھانے کی تجویز پیش کی ہے۔

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور یکم نومبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کمر میں درد کی تکلیف ابھی ہے اور کمزوری ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ـــــ لاہور یکم نومبر۔ نواب عبد اللہ خان صاحب کا بلڈ پریشر آج پھر زیادہ رہا ہے۔ اس وجہ سے آج طبیعت خراب رہی۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

برٹش گی آنا (جنوبی امریکہ) کے پہلے واقف زندگی کا لاہور میں ورود

"زندگی وقف کر دینے کے بعد میری اپنی مرضی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

لاہور یکم نومبر۔ برٹش گی آنا (جنوبی امریکہ) کے پہلے واقف زندگی برادرم رحیم بخش صاحب پاکستان ایکسپریس کے ذریعہ آج صبح کراچی سے لاہور وارد ہوئے۔ مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب، امیر جماعت احمدیہ لاہور اور بعض دیگر احباب نے ریلوے اسٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔ آپ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کی تعمیل میں علم دین حاصل کرنے کی غرض سے پاکستان تشریف لائے ہیں۔

برادرم رحیم بخش ۲۱ سالہ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ اور خدمت دین کے بے پناہ جذبہ سے سرشار ہیں۔ آج ایک ملاقات کے دوران میں جب میں نے دریافت کیا کہ زندگی وقف کر دینے کے بعد مستقبل کے متعلق آپ کے ذہن میں کیا پروگرام ہے تو آپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ زندگی وقف کر دینے کے بعد میری اپنی مرضی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن خدمت دین کی جو خواہش بچپن سے میرے دل میں پرورش پا رہی ہے اسے میں چھپا بھی نہیں سکتا۔ میری اپنی تمنا یہ ہے کہ میں علم دین حاصل کرنے اور اپنے لٹریچر کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد برٹش گی آنا واپس جاؤں۔ اور اپنے ہموطنوں کو اسی چشمے سے سیراب کروں کہ جس چشمے سے آج میری روح کو نئی زندگی نصیب ہوئی ہے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد وہاں دو اشخاص میرے ذریعہ دولت ایمان سے مالا مال ہو چکے ہیں جب میں دین کا علم حاصل کر کے واپس جاؤں گا تو پھر میں اپنے ہر ایک ہموطن کے دل میں صداقت کو بٹھانے کی کوشش کرونگا۔ دوران گفتگو میں آپ نے بتایا کہ برٹش گی آنا میں ۴۰، ۵۰ اشخاص ایسے ہیں جو لٹریچر کے مطالعہ اور خط و کتابت کے ذریعہ قبول احمدیت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اور اس بات کے متمنی ہیں کہ خدا انہیں بھی مرکز سلسلہ اور اپنے آقا کی زیارت کا شرف عطا فرمائے۔ آپ نے بتایا وہ ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں اس لئے زیادہ منظم نہیں ہیں لیکن پھر بھی گاہے گاہے اکٹھے ہونے اور باہم مل بیٹھنے کی تقریب پیدا کر لیتے ہیں آپ نے مزید بتایا کہ برٹش گی آنا میں ۳۰ ہزار کے قریب ہندوستانی مسلمان ہیں جو کئی نسلوں سے وہاں آباد ہیں۔

برادرم رحیم بخش انگلستان ہوتے ہوئے پاکستان آئے ہیں آپ ۱۳ ستمبر کو برٹش گی آنا سے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہوئے۔ ۲ اکتوبر کو آپ لندن پہنچے اور وہاں قریب قریب ایک ماہ قیام کرنے کے بعد اکتوبر کے آخر میں بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے ہیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ میں لندن مشن اور وہاں کے نو مسلم احمدیوں سے بہت متاثر ہوا ہوں وہاں جماعت خاطر خواہ ترقی کر رہی ہے آپ مکرم ملک عمر علی صاحب نائب وکیل التبشیر کے ہمراہ کل صبح ربوہ روانہ ہو جائیں گے۔ (سٹاف رپورٹر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور پاکستان سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر مرزا مبشر احمد کے متعلق اعلان

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

مرزا مبشر احمد نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کی تھی۔ لیکن جب انہوں نے ڈاکٹری پاس کر لی تو انہوں نے اور مرزا بشیر احمد صاحب نے مجھے لکھنا شروع کیا۔ کہ اگر ان کو کچھ عرصہ نوکری کی ملازمت کی اجازت دی جائے۔ تو اس سے ان کا تجربہ بڑھ جائے گا۔ مگر چونکہ اس سے مجھے دنیاداری کی بو آتی تھی۔ اس لئے میں نے اس کی اجازت نہ دی دفتر تحریک کا بیان ہے کہ انہوں نے مرزا مبشر احمد کو لکھ دیا تھا کہ اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ مگر مرزا مبشر احمد اس کے منکر ہیں۔ لیکن باوجود اس کے یہ واقعہ موجود تھا کہ انہوں نے زندگی وقف کی اور اس صورت میں بغیر اجازت کے ان کو کوئی کام کرنا ہی نہ چاہیئے تھا۔ اور تحریک کے منع کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ میں نے اس پر ان کے خلاف سزا کی تجویز کی۔ اور اس کے اعلان کا حکم دیا۔ مرزا بشیر احمد صاحب نے اس پر مجھے لکھا کہ پہلے اس بارہ میں پوری تحقیق کر لی جائے۔ پھر بے شک سزا دی جائے۔ گو معاملہ صاف تھا۔ اور میں کاغذات دیکھ چکا تھا۔ مگر میں نے احتیاط کے پہلو سے پھر دفتر کو حکم دیا کہ کاغذات مہیا کریں۔ تا ان کو دیکھ کر میں فیصلہ کروں۔ اس عرصہ میں گھر کے افراد سے یہ بات میرے کانوں میں پڑنی شروع ہوئی کہ مرزا مبشر احمد نے تو زندگی کبھی وقف ہی نہیں کی۔ یہ بات پہلے دفتر تحریک کے افسر وقف خالد صاحب سے بھی میں نے سنی تھی۔ لیکن میں جانتا تھا کہ یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ خالد صاحب اس وقت کے بعد آئے تھے۔ جب مرزا مبشر احمد نے زندگی وقف کی تھی۔ اور میں نے بار بار مرزا مبشر احمد کا نام وقف کی فہرست میں دیکھا تھا۔ اور رجسٹر کا صفحہ اور نام جہاں وہ لکھا تھا وہ جگہ مجھے خوب یاد تھی۔ خالد صاحب نے یہ بات محض بے احتیاطی سے کہدی۔ اور میرے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک وقت میں وہ خود بھی وقف سے بھاگنا چاہتے تھے۔ اس لئے قریباً ہر واقف کو وہ یہ کہہ دیتے تھے۔ کہ تم تو وقف نہیں ہو۔ یا یہ کہ سلسلہ کو واقفین کی اس وقت ضرورت نہیں ہے۔ لیکن باوجود ان کے ایسا کہدینے کے واقف زندگی دھوکا نہیں کھا سکتا۔ خصوصاً جبکہ اسے بعد میں اس بارہ میں تنبیہ بھی ہو چکی ہو۔ اور اس کا دماغ صحیح سلامت ہو۔ خالد صاحب کا یہ قصور تھا کہ انہوں نے باوجود میرے کہنے کے کہ مرزا مبشر احمد وقف ہیں۔ ان کو لکھ دیا کہ وقف کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس لئے نئے سرے سے فارم پُر کر دو۔ نفس کی لالچ نے مرزا مبشر احمد کو یہ راستہ دکھایا کہ چونکہ میں وقف نہیں (حالانکہ ان کو معلوم تھا کہ وہ وقف ہیں) اس لئے موجودہ حالات کے مطابق میں زندگی وقف نہیں کرتا۔

مگر اللہ تعالےٰ اس قسم کے بہانوں کو پسند نہیں کرتا۔ اصل بات یہ تھی کہ قادیان سے آیا ہوا ریکارڈ ادھر ادھر ہو گیا تھا۔ اور عملہ کو اس کی ترتیب دوبھر معلوم ہوتی تھی۔ مگر میرے زور دینے پر وہ ریکارڈ تلاش کیا گیا۔ اور مرزا مبشر احمد کا وقف ۱۹۴۴ء کا نکل آیا۔ جب وہ ڈاکٹری کی تھرڈ ایر کلاس میں پڑھتے تھے۔ فارم کے تمام خانے مکمل ہیں اور صرف وہ فارم ہی نہیں ملا۔ بلکہ اس کے ساتھ ان کا خط بھی میرے نام نکلا ہے کہ میں مدت سے یہ ارادہ رکھتا تھا۔ مگر اس وقت تک فارم بھجوا نہیں سکا۔ اور اس سے پہلے میں خط وقف کا لکھ چکا ہوں۔ اب میں باقاعدہ فارم بھجواتا ہوں۔ اس فارم کو ان کے تازہ خط میں ملا کر پڑھا جائے جس میں وہ مجھے لکھتے ہیں کہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ ”مجھے اپنا کسی عہد کے ذریعہ زندگی وقف کرنا یاد نہیں“ اس کو اس فارم اور خط سے ملا کر پڑھا جائے جس میں لکھا ہے کہ میں عرصہ سے وقف کرنے کے خیال میں تھا مگر فارم نہ بھجوا سکا۔ اب فارم بھجواتا ہوں۔ اور اس سے پہلے خط کے ذریعہ سے بھی اطلاع دے چکا ہوں۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وقف یا وقف نہ رہنے کا معاملہ درست نہیں۔ کیونکہ نفس کی اتنی لمبی جدوجہد چار سال کے عرصہ میں بھول نہیں سکتی۔ درحقیقت یہ نفس کی کمزوری اور اس کی بغاوت کا سوال ہے۔ آج وہ لوگ جنہوں نے مادی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اللہ کے لئے قربانی کر رہے ہیں مگر وہ ”خاندان نبوت“ کہلانے والے اور اس لفظ کے استعمال کے خلاف میرے اعلان کرنے پر پروٹسٹ کرنے والے لوگ جن کی ہر بوٹی اور ہر ہڈی اور علم کا ہر باب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام پر حاصل ہونے والے روپیہ کا مرہون ہے خدمت دین سے بھاگ رہے ہیں۔ موجودہ حالات میں خاندان کا چھوٹا حصہ وقف کر کے سلسلہ کی اجازت سے اگر کچھ دنیوی کام بھی کر لے۔ تو یہ بات تو سمجھ میں آسکتی ہے۔ مگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر شاخوں کا خدمت دین سے گریز ایک نہایت شرمناک فعل ہے۔ پس چونکہ مرزا مبشر احمد صاحب کا وقف اور پھر اس سے گریز ثابت ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ

(۱) آئندہ ان سے کوئی چندہ نہ لیا جائے (۲) ان کو سلسلہ کا کوئی عہدہ نہ دیا جائے (۳) سلسلہ کی کسی تقریب میں ان کو شامل نہ کیا جائے۔ (۴) میری بیویوں اور بچوں کو ان سے کسی قسم کے تعلق رکھنے کی اجازت نہ ہوگی ؎

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ کا اگلا امتحان مورخہ ۱۷ دسمبر بروز اتوار ہوگا۔ امتحان کیلئے کتاب ”ذکر الٰہی“ اور قرآن مجید کا تیسرا پارہ مع ترجمہ مقرر کیا گیا ہے یہ کتاب مندرجہ ذیل پتہ پر لکھکر منگوا سکتی ہیں۔ قیمت غالباً ۸/ ہے۔ محمد یامین صاحب تاجر کتب گورنمنٹ کوارٹر $\frac{38}{D}$ شاد باغ نزد تاج پورہ لاہور اپنی لجنہ میں اس کی تحریک کر کے امتحان دینے والی بہنوں کی فہرست جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قادیان کے سالانہ اجتماع میں پاکستانی احمدیوں کی شرکت

خواہشمند احباب ضروری کوائف کیساتھ اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں!

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی قادیان کے سالانہ مذہبی اجتماع کے موقعہ پر پاکستانی احمدیوں کی ایک پارٹی بھجوائے جانے کی تجویز ہے اور اس تعلق میں حکومت مغربی پنجاب سے ضروری انتظامات کے لئے ایک درخواست کی گئی ہے۔ اگر یہ درخواست منظور ہو گئی تو انشاء اللہ اس سال ایک سو اصحاب کی پارٹی دسمبر ۱۹۵۰ء کے آخری ہفتہ میں چار پانچ دن کیلئے قادیان جائے گی۔ جو دوست اس پارٹی میں شریک ہونا چاہیں اور سفر خرچ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنے علاقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کے ذریعہ بہت جلد اپنی درخواست ذیل کے پتہ پر بھجوا دیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف ضرور درج کئے جائیں۔

(۱) کیا درخواست کنندہ کا کوئی رشتہ دار اس وقت قادیان میں ہے۔ اگر ہے تو کون اور اس کے ساتھ درخواست کنندہ کا کیا رشتہ ہے (۲) درخواست کنندہ کتنے عرصہ سے قادیان نہیں گیا (۳) اگر درخواست کنندہ کی درخواست منظور کئے جانے کی کوئی خاص وجہ ہو تو اسے درج کیا جائے (۴) درخواست میں اپنا نام اور مکمل پتہ بھی درج کیا جائے۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور (یا مولوی جلال الدین صاحب شمس ربوہ متصل چنیوٹ)

درخواستہائے دُعاء

ولادت} مورخہ ۱۹ اکتوبر کو اللہ تعالےٰ نے میاں عبد المنان صاحب ابن میاں عبد الرحمٰن صاحب کو پہلا بچہ عطا فرمایا۔ نومولود حضرت میاں چراغ الدین صاحب مرحوم کا پڑپوتا ہے احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔

(۲) مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۰ء خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے برادرم مولوی عطاء اللہ صاحب واقف زندگی کو دو جڑواں بچے عطا فرمائے مولوی صاحب موصوف کی یہ پہلی نرینہ اولاد ہے۔ بچوں کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ سلطان احمد پیر کوٹی

(۱) میری اہلیہ حال ۱۸ بھوڑو میں بجارضہ بخار نو دس روز سے بیمار ہیں تمام صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں عرض ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

خاکسار چودھری محمد منیر کلرک الفضل

(۲) اللہ تعالےٰ کے فضل سے میری ہر دو بچیوں عزیزہ امۃ البشیر و عزیزہ نصیرہ بیگم کے رخصتانے ۳ و ۴ نومبر بروز جمعہ و ہفتہ قرار پائے ہیں۔ میں اس موقعہ پر حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور سب بزرگان جماعت و احباب کرام کی خدمت میں دعا کیلئے عاجزانہ عرض کرتا ہوں تا اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان شادیوں کو بہت بابرکت کرے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ہر ایک شر سے بچائے۔ آمین خاکسار اللہ بخش ڈپٹی پوسٹ ماسٹر راولپنڈی

(۳) احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے اور جو لوگ محض اختلاف عقیدہ کی وجہ سے بغض رکھتے ہیں۔ ان کو حقیقت آشنائی کی توفیق بخشے۔ آمین

عبد الحمید جنجوعہ اسسٹنٹ ا۔ مدرسہ سکول لودھراں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور
۲ نومبر ۱۹۵۵ء

جذبات ـ عقل اور صراطِ مستقیم

آپ دیکھتے ہیں کہ ہر نیکی کے مقابلہ میں دو برائیاں ہوتی ہیں ایک افراط کی اور ایک تفریط کی۔ صراط مستقیم اعتدال کے راستہ کا نام ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اسلام کو اعتدال کا دین اور ملت اسلامیہ کو درمیانی امت کا نام دیا ہے۔ وہ امت جو ٹھیک ٹھیک اعتدال کے راستہ پر چلتی ہے۔ نہ ایک طرف جھکتی ہے اور نہ دوسری طرف۔

یہ بات ہر ایک غور کرنے والا انسان اپنی عقل سے معلوم کرسکتا ہے۔ کہ آیا وہ سیدھے راستہ پر یعنی اعتدال کے راستہ پر جارہا ہے کہ نہیں ہم دیکھتے ہیں کہ عقل کے علاوہ انسانوں کے جذبات ہوتے ہیں۔ جذبات دراصل محرک طاقت کے ذخیروں کا نام ہے۔ جو ہماری فطرت میں رکھ دیئے گئے ہیں۔ جس طرح انجن میں بھاپ طاقت کا ذخیرہ رکھتی ہے۔ اور اس کے زور پر انجن چلتا ہے۔ اسی طرح ہماری زندگی کی گاڑی بھی جذبات کے زور پر چلتی ہے۔ لیکن انجن کا محض چلنا کارآمد نہیں ہوسکتا۔ جب تک کوئی ایسی چیز نہ ہو۔ جو اسکو اعتدال کے راستہ پر راہ نمائی کرے۔ اگر سیدھے راستہ پر چلانے والا کوئی نہ ہو۔ اور یونہی انجن کو چلتا کر دیا جائے۔ تو جب تک اس میں بھاپ کی طاقت ہے وہ چلے گا ضرور مگر اس چلنے کا نہ صرف یہ کہ کوئی فائدہ کسی کو نہ ہوگا۔ بلکہ الٹا نقصان ہونے کا خطرہ ہے۔ دوسری طرف اگر انجن میں بھاپ کی طاقت یا اور کوئی طاقت نہ ہو۔ جو اسکو چلاتی ہے۔ تو نری راہنمائی بھی بیکار ہوگی خواہ ڈرائیور کتنا ہی ماہر کیوں نہ ہو۔ انجن اسی وقت مفید کام کرتا ہے۔ جب اس میں دونوں چیزیں ہوں ایک اسکو چلانے والی طاقت دوسرے اس طاقت کا صحیح استعمال کرنے والی راہ نمائی۔

ٹھیک اسی طرح انسانی زندگی کی حالت ہے اگر جذبات نہ ہوں تو جسم ایک مردہ ہے۔ لیکن اگر جذبات ہی جذبات ہوں۔ اور ان کو اعتدال سے استعمال کرنے والی عقل نہ ہو تو ہماری حرکتیں نامعقول اور غیر مفید ہونگی اور مجنونانہ کہلائیں گی۔ اس سے ثابت ہوا کہ جذبات کا فقدان بھی برائی ہے۔ اور جذبات کا بے لگام ہونا بھی برائی ہے۔ نیکی صرف اسی ایک حالت کا نام ہے کہ جذبات بھی ہوں اور انکی راہ نمائی بھی ٹھیک ٹھیک ہو۔

جس طرح ہر منزل مقصود کے لئے ایک راستہ ہوتا ہے۔ اسی طرح منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے بھی ایک راستہ ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے ازل ہی سے مقرر کر دیا ہوا ہے اور جس کی نشان دہی وہ اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ متواتر کررہا ہے۔ اس راستہ پر چلنے کے لئے بھی قوت حرکت اور راہنمائی کی اسی طرح ضرورت ہے۔ جس طرح انجن کے لئے بھاپ اور ڈرائیوروں کی ضرورت ہے۔

صحیح راستہ تیسری چیز ہے جو درکار ہے۔ جس کو ہم اعتدال کا راستہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ چیز نہ ہو تو چلانے والی طاقت اور راہ نمائی دونوں بیکار ہیں۔ آخر چلا جائے تو کس راستہ پر اور راہ نمائی ہو تو کس راستہ کے لئے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ نے انسان کو جذبات کی طاقت دی ہے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ نے جذبات کی راہ نمائی کے لئے عقل عطا کی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ ہی نے زندگی کا وہ معتدل راستہ بھی دیا ہے۔ جس کو صراطِ مستقیم کہتے ہیں۔ اگر جذبات نہ ہوں تو انسان مردہ ہے۔ اگر عقل نہ ہو تو انسان چلنے کے لئے راہ نمائی سے محروم رہتا ہے۔ اور اگر صحیح راستہ نہ ہو تو جذبات اور راہ نمائی دونوں بے کار ہیں۔ جذبات زندگی کی طاقت کے ذخیرے ہیں۔ عقل زندگی کی ڈرائیور ہے۔ صراط مستقیم وہ راستہ ہے۔ جس پر زندگی کا انجن عقل کی راہنمائی سے چلتا ہے۔ اور اس منزل کی طرف بڑھتا ہے۔ جو ازل سے اللہ تعالےٰ نے انسان کے لئے بنائی ہے۔

جذبات کو مار کر زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسلام میں رہبانیت جائز نہیں۔ عقل کو چھوڑ کر انسان توہمات کی دنیا میں بسر کرنے لگتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ بار بار قرآن کریم میں فرماتا ہے افلا تعقلون صراط مستقیم نہ ہو تو انسان کولہو کا بیل بن جاتا ہے۔ جب یہ تینوں چیزیں اکٹھی ہوں تو اس وقت زندگی جنت بن جاتی ہے۔

آزاد کا اصل مبحث سے گریز

کچھ دن ہوئے احراریوں کے ترجمان "آزاد" نے مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر یہ اعتراض کیا تھا کہ اس کی حیثیت قرآن کریم اور احادیث نبوی کے مقابلہ میں کیا ہے۔ اس ضمن میں اس نے کئی ایک سوالات کئے تھے۔ ہم نے جواب میں عرض کیا تھا کہ اگر احراری حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نزول من السماء کے قائل ہیں۔ تو یقیناً وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ آپ جب تشریف لائینگے تو نبی اللہ ہوں گے۔ اور جب نبی اللہ ہونگے تو ضرور آپ پر وحی کا نزول ہوگا۔ آزاد بتائے کہ ایسی وحی کی قرآن کریم اور احادیث نبوی کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہوگی۔ جو جواب "آزاد" دیگا ہمارا بھی وہی جواب سمجھ لیا جائے۔ اور اگر احراری حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے قائل نہیں ہیں۔ تو وہ اعلان کریں۔

بات سیدھی تھی مگر چونکہ ہمارے مطالبہ کا کوئی جواب بن نہیں آتا۔ اب آزاد نے یہ فریبانہ طریق اختیار کیا ہے کہ "مرزا قادیانی خارج از اسلام ہے" کا عنوان جلی حروف میں شائع کرکے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آسمان پر زندگی کے امکان پر ایک سائنٹیفک مضمون لکھنا شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ نہ تو اس کو عنوان بالا سے کوئی تعلق ہے۔ اور نہ یہ مسئلہ زیر بحث ہے۔ ہم نے تو یہ عرض کیا تھا کہ چلو بحث کی خاطر ہم مان لیتے ہیں کہ آنے والے مسیح علیہ السلام آسمان سے ہی نازل ہوں گے۔ جب وہ نازل ہوں گے تو نبی اللہ بھی ضرور ہوں گے۔ اور نبی اللہ ہونگے تو ان پر وحی کا نزول بھی ہوگا۔ اس وحی کا قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کیا درجہ ہوگا؟

باقی "آزاد" نے جو غیر متعلقہ بحث حضرت عیسےٰ کی آسمان پر زندگی کے امکان کی شروع کی ہے۔ اس کے متعلق بھی ہم صرف اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ امکان کا سوال ہی نہیں بلکہ حقیقت کا سوال ہے۔ امکان کے سوال پر تو کسی کو کوئی اعتراض ہی نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالےٰ قادر مطلق ہے۔ وہ جو چاہے کرسکتا ہے اگر وہ چاہے تو سارے انسانوں کو چرخ چہارم پر آباد کر دے۔ سوال کا امکان نہیں ہے۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ اس کے کلام پاک اور احادیث نبوی سے کیا حقیقت واضح ہوتی ہے۔

یہ اگرچہ ایک جداگانہ سوال ہے اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ آزاد پہلے آنے والے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وحی کی حیثیت قرآن کریم اور احادیث کے مقابلہ میں جو ہے اس کو واضح کرے۔ مگر چونکہ وہ اس سوال سے گریز کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اسکے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ اس لئے ہم اس کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات و ممات پر خامہ فرسائی کرنا چاہتا ہے۔ تو اصل حقیقت پر جو قرآن و حدیث سے ثابت ہوتی ہے روشنی ڈالے محض امکانات کی بھول بھلیاں میں اپنے قارئین کی تضیع اوقات نہ کرے۔ کیونکہ امکانات کی تو حد ہی نہیں۔ قرآن کریم کی آیت ہے

یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ

یعنی اے عیسےٰ! میں تجھ کو مارنے والا ہوں اور تجھ کو اپنی طرف رفع کرنے والا ہوں۔ یہاں ثابت ہوتا ہے۔ کہ رفع الی سے پہلے اللہ تعالےٰ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو وفات دیگا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کے قول کے مطابق حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا رفع ان کی وفات کے بعد ہوا ہے۔ زندگی کی حالت میں نہیں ہوا۔ ایسی صاف آیت [illegible]

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے ایام قریب آرہے ہیں۔ اس وقت صرف دو ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ جبکہ مختلف اطراف سے روحانی چشمہ سے سیراب ہونے والی روحیں جوق در جوق جمع ہونگی انشاء اللہ یہ چوتھا سالانہ جلسہ ہوگا۔ جو ہم اپنے محبوب مرکز قادیان دارالامان سے باہر مسافرت کے عالم میں گذاریں گے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ وہ دن قریب سے قریب تر لائے۔ جبکہ ہم خدائے واحد کے نام کو اسی شوکت بلکہ اس سے بڑھ کر مرکز سلسلہ قادیان میں بلند کرنے والے ہوں

جلسہ سالانہ کے انتظامات خورونوش کے لئے اور دیگر متعلقات کے لئے روپیہ کا موجود ہونا ازبس ضروری ہے۔ تاکہ ضروریات کو خریدا جاسکے۔ اور روپیہ کی کمی مشکلات کا باعث نہ بنے۔ اس نوع سے احباب جماعت پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ پس ہر احمدی اپنے ہاں محاسبہ کرے۔ کہ کیا اس نے اپنے ذمے کا چندہ جلسہ سالانہ کو ادا کر دیا ہے۔ اگر نہیں کیا ہے تو اب جلد کرے۔ اور اگر ادا کر چکا ہے تو دوسرے احباب کو تحریک کرکے دوہرے ثواب کا وارث بنے۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

سکرٹریان مال توجہ فرمائیں

دفتر بیت المال ربوہ میں زکوٰۃ دینے والے صاحب نصاب اصحاب کی کوئی مکمل فہرست موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے دفتر ہذا کو ایسے احباب کا پتہ معلوم کرنے میں سخت دقت پیش آرہی ہے۔ براہ کرم اپنی جماعت کے صاحب نصاب احباب کے مکمل پتہ جات ارسال کرکے ممنون فرمائیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراری اخبار "آزاد" کے تین جھوٹ

(۲)

کیا سب مسلمانوں کے نزدیک احمدی مرتد از اسلام ہیں؟

از مکرم مولینا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف سلسلہ عالیہ احمدیہ

تیسرا جھوٹ ایڈیٹر آزاد نے یہ لکھا ہے:-

"جب پاکستان ایک اسلامی حکومت ہے اور اہل اسلام کے تمام فرقوں طبقوں اور جماعتوں کے نزدیک مرزائی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو ایک اسلامی سلطنت میں ارتداد کی تبلیغ کی اجازت کیونکر ہو؟"

ایڈیٹر آزاد سے مخفی نہ رہے کہ پاکستان احراریوں کی حکومت نہیں ہے۔ ہاں ان احراریوں کی جن کا یہ نعرہ تھا۔ کہ کسی ماں نے وہ بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے۔ جو اپنی کانفرنسوں کے صدارتی خطبات میں یہ اعلان کیا کرتے تھے:-

"احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں" (خطبات احرار صفحہ ۹۹)

جو پاکستان کو "پلیدستان" کہتے تھے۔ (خطبات احرار صفحہ ۸۳)

اور اگر پاکستان احرار کی حکومت ہوتی تو اس میں نہ شیعہ رہ سکتے تھے نہ مسلمانوں کے دوسرے فرقے جو ان کے ہم خیال نہیں ہیں۔ سچ ہے خدا گنجے کو ناخن نہیں دیتا۔ بلکہ پاکستان مسلمانوں کے ان تمام فرقوں کی حکومت ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ احمدیہ جماعت کا جیسا کہ بانئے جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے یہ عقیدہ ہے ؎

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم (در ثمین فارسی)

نیز فرماتے ہیں ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

(ازالہ اوہام)

اور فرماتے ہیں:-

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے .... اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خداتعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلامیہ میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابوں پر جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ایمان لائیں اور صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حج اور خداتعالےٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہلسنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقوی اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

پس جب ہمارا مذہب اسلام ہے۔ ہاں وہی کامل مذہب اسلام جسے خداتعالےٰ نے ساتویں صدی عیسوی میں پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کے سردار پر نازل کیا تھا پھر باوجود اس کے اگر کوئی احراری ہمیں مرتد از اسلام قرار دیتا ہے تو وہ خود اپنی عاقبت خراب کرتا ہے اور یقیناً خداتعالےٰ کے نزدیک وہ قابل مواخذہ ہے۔ پس جبکہ ہم خدا کے نزدیک مسلمان ہیں تو ہمیں کیا پروا ہے۔ اگر ساری دنیا بھی ہمیں مرتد قرار دے۔

اب میں ذیل میں چند اخبارات کے اقتباسات پیش کرتا ہوں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایڈیٹر آزاد کا یہ قول کہ "اہل اسلام کے تمام فرقوں اور طبقوں اور جماعتوں کے نزدیک مرزائی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں" ایک افترا اور محض جھوٹ ہے۔

شیعہ آرگن کی رائے

شیعہ حضرات کے اخبار "ذوالفقار" لاہور نے یہ خبر درج کر کے کہ:-

ا۳ اگست کو مولوی نعمت اللہ خاں کو کابل میں سنگسار کر دیا گیا (یعنی ایک میدان میں چھوڑ کر تمام شہر کو حکم تھا کہ اس کو پتھروں سے مار ڈالو اور نہ چھوڑو اس وقت تک جب تک اس کی نعش پتھروں میں دب نہ جائے) لکھا:-

"نہایت افسوس ہے کہ مولوی صاحب مرحوم ایک احمدی مسلمان تھے۔ قرآن ایک خدا ایک۔ رسول ایک۔ کعبہ ایک۔ پانچ وقت کی نماز پڑھتا اور روزے رکھتا تھا۔ صرف اس کا یہ جرم تھا کہ وہ امیر افغانستان کے مذہب کا مسلمان نہ تھا .... اس لئے ظالمانہ سزا سے ایک غریب الوطن کو قتل کر دیا گیا۔ خدا مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اس رنج میں ہمیں احمدی صاحبان سے دلی ہمدردی ہے اور امیر کے اس ظالمانہ فعل سے سخت نفرت ہے جس حکومت میں یہ ظلم اور ستم روا رکھا گیا ہے اس کا کاسۂ عمر جلد ٹوٹ جائے گا۔ ایسی حکومت دیرپا نہیں رہتی۔ ہماری رائے میں امیر افغانستان سے زیادہ کوئی حکومت متعصب اور ظالم نہیں ہے۔ اگر ہے تو بالشویک ہیں جن کے افسانہ کی ایک نفرت انگیز کہانی ہے"۔

(ذوالفقار ۸ ستمبر ۱۹۲۴ء)

جماعت احمدیہ کے مشہور مخالف اہلحدیث کی رائے

"ہم اپنا عندیہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ نعمت اللہ مذکور کی سنگساری احکام شرعیہ کے موافق ہوئی یا مخالف۔

ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ صورت موجودہ میں سنگسار کرنے کا حکم نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔ نہ کتب فقہ حنفیہ میں نہ شافعیہ میں۔ اگر اس کا نام سیاسی حکم رکھا جائے تو ہمیں اس پر بحث نہیں تفصیل اس کی یہ ہے۔ قرآن مجید کی آیت مندرجہ ذیل پہلے ملاحظہ ہو۔ ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا (پارہ ۵ رکوع ۱۷) اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو دو دفعہ ایمان لائے اور دو دفعہ کافر ہوئے یا بالفاظ دیگر مرتد ہوئے۔ مگر ان مرتدین کی سزا سنگساری مذکور نہیں .... کچھ شک نہیں کہ مرتد عن الاسلام ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ اسلام کو جھوٹا [illegible] سمجھ کر چھوڑ دے۔ ان معنی سے مرزائی جو کچھ بھی ہیں بفتوی شریعت کفر ہیں۔ مگر بااقرار خود کافر یا باصطلاح شرع اسلام مرتد نہیں۔ کیونکہ وہ باقرار خود مصدق اسلام ہیں"۔

روزانہ اخبار "وکیل" امرتسر

نے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا۔

"ہم نے وکیل کی کسی گذشتہ اشاعت میں "ایک احمدی کو سنگسار کیا گیا" کے عنوان سے ایک نوٹ سپرد قلم کیا تھا جس میں افغانستان کے روشن دل اور آزاد خیال حکمران سے محض احمدیت کی بنا پر کسی کو رجم جیسی انتہائی سزا دینا مستبعد بتایا تھا ..... اس کے بعد افغانستان کی شرعی عدالت کا فیصلہ اخبار "حقیقت" کی وساطت سے پہنچا جس کا ملخص ہم ذیل میں درج کرتے ہیں"

خلاصہ فیصلہ لکھ کر اور یہ ذکر کر کے کہ جمیعۃ العلماء اور علماء دیوبند نے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ لکھتے ہیں:-

"علماء کی شان تو اس سے بالاتر ہے کہ ہم ان کے متعلق کسی قسم کی لب کشائی کی جرأت کر سکیں۔ البتہ ہمیں افسوس ان جرائد اسلامیہ پر ہے۔ جنہوں نے حکومت افغانستان کی بے جا طرفداری کے جوش میں اس امر کو قطعاً فراموش کر دیا ہے کہ اس غیر اسلامی فیصلہ کو مطابق اسلام قرار دینے سے دین الفطرت کے نام پر بدنما دھبہ تو نہیں لگیگا۔ یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ افغانستان کے اس فیصلے سے پہلے ہمارے مسلم معاصرین فرقہ احمدیہ کو ایک اسلامی فرقہ تسلیم کرتے تھے اور فتنہ ارتداد کے متعلق ان کے افراد کی مساعی حسنہ کو اپنے کالموں میں انتہائی استحسان کے ساتھ درج کیا کرتے تھے ممالک غیر میں اشاعت اسلام کے متعلق ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان اختلافات کو فروعی قرار دیتے تھے۔ جو احمدی و غیر احمدی مسلمانوں کے عقائد میں موجود ہیں۔ پھر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اب کونسا نیا تغیر فرقہ احمدیہ کے عقائد میں رونما ہوگیا ہے کہ وہ ایک احمدی کو مرتد قرار دینے لگے ہیں۔

"ہم پوچھتے ہیں کہ جو لوگ خدائے قدوس کی توحید پر ایمان رکھتے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قائل ہیں۔ قرآن پاک کو کتاب اللہ مانتے ہیں۔ کعبہ مقدسہ کی جانب نمازیں ادا کرتے ہیں ہمارے ہاتھ کا ذبیحہ کھا لیتے ہیں۔ غرض تمام ارکان اسلام میں ہمارے ساتھ متفق ہیں۔ کیا صرف اس بنا پر کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے عنصری جسم کے ساتھ آسمان پر جانے کے قائل نہیں اور مرزا صاحب کو فنافی الرسول شریعت محمدیہ کا تابع اور ظلی نبی سمجھتے ہیں۔ انہیں مرتد یا کافر قرار دینا جائز ہے؟"

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عوام کو مشتعل کرنے اور پاکستان کو بدنام کرنیوالے عناصر کے خلاف موثر اور فوری کارروائی کی جائے

اوکاڑہ اور راولپنڈی میں دو احمدیوں کی شہادت کے سلسلے میں جماعتہائے احمدیہ کی قراردادیں

مڑھ بلوچاں

جماعت احمدیہ مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ اوکاڑہ اور راولپنڈی میں اپنے احمدی بھائیوں کی شہادت پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتی ہے اور شہداء کے پسماندگان اور عزیزوں سے اظہار ہمدردی کرتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اسلام کو بدنام کرنے والے احراریوں کی اشتعال انگیزیوں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔

یہ احمدیوں کا خون نہیں ہوا بلکہ اسلام کا خون ہوا ہے۔ اور اسلام کے مخالفوں کے ہاتھوں میں یہ ہتھیار آگیا ہے کہ اسلام جبر اور تشدد کی تعلیم دیتا ہے (خاکسار غلام نبی احمدی سابق صوبیدار میجر مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ)

اکال گڑھ

. . . .

آج مورخہ ۱۳/۱۰/۵۰ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ کا غیر معمولی اجلاس ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۱) جماعت احمدیہ اکال گڑھ کا یہ اجلاس ان شرارت پسند عناصر کے خلاف سخت غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے جنہوں نے جماعت احمدیہ کے افراد کو اوکاڑہ اور پھر راولپنڈی میں شہید کرکے اسلام اور پاکستان کو دنیا کے کونوں تک بدنام کر دیا۔

(۲) پاکستان میں احمدیوں کی متواتر شہادت پاکستان کے دشمن ان کو دیا سلائی دکھانے کے مترادف ہے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت کے بیدار مغز ارکان سے مطالبہ کرتا ہے کہ شریروں کی جماعت کو قرار واقعی سزا دیکر پاکستان کی بنیادوں کو عدل وانصاف کی چٹانوں پر مستحکم کیا جائے

(۴) یہ اجلاس اپنے پیارے امام اس کی جماعت اور شہیدوں کے خاندانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر کی طاقت بخشے اور شہیدوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین

(صدر جماعت احمدیہ اکال گڑھ)

اوکاڑہ

(۱) جماعت احمدیہ اوکاڑہ ان فتنہ انگیز اور مفسد احرار کے خلاف انتہائی غصہ اور نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ جن میں سے ایک نے اپنے احراری تفرقہ انگیز اور شر پسند علماء کی انگیخت پر ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو راولپنڈی میں ایک اور بے گناہ احمدی پر دن دہاڑے قاتلانہ حملہ کیا اور گولی کا نشانہ بنادیا اس سے قبل جماعت احمدیہ اوکاڑہ ان کے مظالم کا تختہ مشق بنی ہوئی ہے جیسا کہ آج سے چند روز قبل یہاں کے ایک احراری نے اپنے علماء کی شرانگیز اور فتنہ خیز تقریروں سے متأثر ہوکر ایک نوجوان احمدی پر دن دہاڑے قاتلانہ حملہ کرکے شہید کردیا قریب قریب کی تاریخوں میں پے در پے واقعات اسبات کو صاف ظاہر کرتے ہیں کہ یہ واردات دراصل پاکستان کو کمزور کرنے اور اسے بیرونی دنیا میں بدنام کرنے کے لئے کسی منظم سکیم اور گہری سازش کا نتیجہ ہیں اس ناپاک مقصد کے ماتحت جور وستم کے ایک لمبے سلسلے کی ابتدائی کڑی معلوم ہوتی ہے اسلئے جماعت احمدیہ اوکاڑہ حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ان امن شکن احراریوں کے خلاف جو پاکستان میں فرقہ دارانہ منافرت کرکے اس کے امن کو برباد اور اسے ساری دنیا میں بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ہمیشہ قائد اعظم اور مطالبہ پاکستان کے خلاف دشمنان پاکستان کی پرزور حمایت کا بیڑا اٹھا رکھا تھا۔ فوری اور موثر قدم اٹھائے

(۲) جماعت احمدیہ اوکاڑہ اپنے شہید بھائی چوہدری بدرالدین صاحب کے پسماندگان اور احباب جماعت راولپنڈی سے دلی ہمدردی . . . . . کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ شہید مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان اور باقی جماعت کا حافظ وناصر اور متکفل ہو۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوکاڑہ)

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

جملہ ممبران پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد اوکاڑہ اور راولپنڈی کے دو بے گناہ احمدیوں کی دردناک شہادت پر سخت غم وغصہ کا اظہار کرتے ہیں اور حکام بالا کی خدمت میں اس ظالمانہ فعل کی کما حقہ تحقیقات کرکے ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز ماسٹر غلام محمد و بدرالدین شہداء احمدیت کی شہادت پر ان کے اہل وعیال اور رشتہ داروں اور جماعتہائے احمدیہ اوکاڑہ اور راولپنڈی سے دلی اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

(جنرل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد پشاور)

سمبڑیال

(۱) ہم حکومت پنجاب اور حکومت مرکزی پاکستان کی توجہ اوکاڑہ اور راولپنڈی میں دن دہاڑے احمدیوں کے قتل کے واقعات کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ کہ ان واقعات کی ذمہ داری ان شر پسند اور فتنہ پرداز عناصر پر عائد ہوتی ہے جو عوام کو احمدیوں کے قتل پر اعلانیہ اکساتے رہتے ہیں۔ اگر اس قسم کی شرانگیزی کو نہ دبایا گیا۔ جو پاکستان کے امن اور بنیادی پالیسی یعنی مساوات امن انصاف اور رواداری منافی ہے۔ اور جس کو پاکستان کے قدیمی دشمن منصوبہ بندی سے ناکام بنانے پر کمربستہ ہیں تو اسکے نتائج سخت خطرناک ہوں گے۔

(انجمن احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

سرائے عالمگیر

(۱) جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر اوکاڑہ اور راولپنڈی میں ہمارے دو بھائیوں کو محض احمدیت کی خاطر شہید کئے جانے کی وجہ سے غم وغصہ کا اظہار کرتی ہے

(۲) جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر حکومت پاکستان سے درخواست کرتی ہے کہ اپنے ملک سے فتنہ پردازی کو روکنے کے لئے فوری طور پر شریر عنصر کو قرار واقعی سزا دے تاکہ آئندہ کسی فتنہ پرداز کو پاکستان میں بدامنی پھیلانے کی جرأت تک نہ ہو۔

(سکرٹری جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات)

احمد نگر

(۱) جماعت احمدیہ احمد نگر کا یہ اجلاس اپنی حکومت پاکستان اور پنجاب کو توجہ دلاتا ہے کہ ایسے وحشیانہ افعال جو اسلام کے اصول اور ملک کے دستور کے آثار کو صدمہ پہنچانے والے اور امن کو برباد کرنے والے ہیں۔ ان کے مرتکبین اور محرکین کو قرار واقعی سزا دی جائے اور آئندہ کے لئے سختی کے ساتھ ایسا انتظام کیا جائے۔ جس سے ان امن شکن واقعات کا کلیتہً انسداد ہو جائے۔"

(۲) "جماعت احمدیہ احمد نگر کا یہ اجلاس مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب شہید اوکاڑہ اور مکرم چوہدری بدرالدین گورنمنٹ پنشنر شہید راولپنڈی کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور انہیں یقین دلاتا ہے کہ جہاں ان شہداء کا نام ہمیشہ تاریخ احمدیت میں عزت سے لیا جائے گا وہاں انکے لواحقین کے لئے بھی تمام افراد جماعت اپنے قلوب میں ہمیشہ احترام کے جذبات رکھیں گے"۔

"جماعت احمدیہ احمد نگر کا یہ ہنگامی اجلاس پاکستان اور پنجاب کے تمام شرفاء اور فرقوں کے رہنماؤں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس قسم کے واقعات قتل کے خلاف آواز بلند کریں اور ان کے سدباب کے لئے حقیقی کوشش کریں"۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

جھنگ مگھیانہ

(۱) پاکستان کے وجود میں آنے سے قبل احرار نے جمہور مسلمانوں کے فیصلہ کے خلاف پاکستان کی جس قدر مخالفت کی۔ وہ حکومت پاکستان سے مخفی نہیں چونکہ یہ گروہ اپنے افعال وکردار کی وجہ سے مسلمانوں میں بالکل ذلیل اور رسوا ہو چکا تھا۔ اسلئے پاکستان کے قیام سے کر قائد اعظم کی وفات تک یہ لوگ بالکل خاموش رہے۔ ازاں بعد یہ لوگ ایک نئے رنگ میں میدان عمل میں آئے اور پاکستان کے اتحاد کو نقصان پہنچانے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف محاذ قائم کرکے اور فتنہ انگیز تقاریر کرکے مذہبی منافرت پھیلانی شروع کی۔ اور طبقہ جہلا کو علی الاعلان اس بات پر اکسانا شروع کیا۔ کہ احمدیوں کو جہاں پاؤ قتل کردو۔ چنانچہ حکومت کو خاموش دیکھ کر یہ لوگ اب اس قدر دلیر ہوگئے ہیں۔ کہ ہمارے دو مہاجر بھائیوں کو اوکاڑہ اور راولپنڈی میں احرار کی اشتعال انگیز تقاریر کے نتیجہ میں محض مذہبی اختلاف کی بنا پر دن دہاڑے شہید کر دیا گیا۔ اس سے قبل کوئٹہ میں بھی ڈاکٹر قاضی محمود احمد صاحب کو اسی بنا پر شہید کیا گیا تھا۔ اور مجرمان کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہیں کی گئی تھی۔ لہذا جماعت احمدیہ مگھیانہ حکومت پاکستان کے مفاد کی خاطر توجہ دلاتے ہوئے حکومت سے پر زور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ علاوہ ان شہداء کے قاتلوں کے ان لوگوں کو بھی قرار واقعی سزا دے۔ جن کی اشتعال انگیز تقاریر کے نتیجہ میں یہ قتل عمل میں آئے ہیں۔

(۲) ہم اپنے دونوں مہاجر بھائیوں کے لئے جن کو محض مذہبی اختلاف کی بنا پر شہید کر دیا گیا ہے دعا مغفرت کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنی حقیقی نعمتوں کا وارث بنا دے اور اپنی ہزاروں ہزار رحمتوں سے مختص کرے۔ اور ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ کریم ان کو نعم البدل عطا فرما دے۔ آمین

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ
جھنگ مگھیانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۶۰۱:۔ میں مہرالدین ولد محمد حسین صاحب قوم راجپوت عمر ۲۴ سال ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان رہائشی خام واقعہ موضع ادرحمہ ضلع سرگودھا میں ہے۔ جس کی قیمت اندازاً ۵۰۰/- روپیہ ہے نیز میں نے چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے کے ذریعہ سندھ میں دو مربعہ کا سودا کیا ہوا ہے جس کے لئے مبلغ ۱۶۰۰/- روپیہ انہیں دیا ہوا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۵۶/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: محمد الدین (عرف مولوی محمد الدین) بقلم خود ٹیچر ڈی بی۔ مڈل سکول۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا۔ گواہ شد: سلطان احمد ولد چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار چک ۱۷ جنوبی ضلع سرگودھا

وصیت نمبر ۱۱۸۰۲:۔ میں اشرف بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد خان صاحب عمر ۲۶ سال موضع نونگ ڈاکخانہ آڑہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ نومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ زیور سونا کان ایک عدد وزنی ایک تولہ ۱۰ ماشہ چوڑیاں ۳ تولہ کلپ ½ ۵ ماشہ۔ سوئی مہر کی ایک تولہ ہار ½ ۵ تولہ پن ساڑھی ½ ۹ ماشہ۔ کانٹے ½ ۱ تولہ دو مہری جوڑی ¾ ۲ تولہ۔ انگوٹھی ½ تولہ کل وزن چودہ تولہ ½ ۱۰ ماشہ ہے۔ جس کی قیمت بھاؤ کے مطابق ...۰۰/- روپیہ ہے اس کے علاوہ میرے پاس ایک سو پچاس روپیہ نقد موجود ہے۔ حق مہر جو ۱۲۵/- روپیہ تھا۔ خاوند محترم سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔

موجودہ بالا ۴۳۰/- روپیہ کی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ مجھے اس وقت اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ ۲۰/- روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ: موصیہ: اشرف بیگم زوجہ کیپٹن محمد خان صاحب سیکشن بی سٹریٹ ع ۸ شیخ عثمان۔ عدن۔

گواہ شد:۔ کیپٹن محمد خان (شوہر موصیہ) میڈیکل آفیسر گواہ شد:۔ غلام احمد واقف زندگی۔ شیخ عثمان۔ عدن

وصیت نمبر ۱۲۱۵۸:۔ میں غلام قادر ولد محمد بخش صاحب عمر ۲۴ سال ساکن بھینی بانگر حال معرفت افسر صاحب سیوت ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد تقریباً ۴۵/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میری وفات پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: غلام قادر بقلم خود۔ گواہ شد محمد الدین دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔ گواہ شد:۔ غلام احمد بقلم خود کارکن دفتر بہشتی مقبرہ۔

وصیت نمبر ۱۲۱۷۲:۔ میں عبد الواحد خان ولد حاجی محمد جمال صاحب مرحوم عمر ۵۳ سال ساکن ہیرو شرقی ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت ساڑھے تین بیگھہ زمین ڈیرہ غازیخان میں ہے۔ اور اس کے علاوہ میں واقف زندگی ہوں۔ مجھے ماہوار وظیفہ جماعت کی طرف سے جو کچھ ملتا ہے ان تمام چیزوں کا ۱/۱۰ حصہ بطور وصیت کے ادا کروں گا نیز میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نوٹ:۔ زمین کی قیمت ۳۵۰/- روپیہ ہے۔ کیونکہ زمین غیرآباد اور بنجر علاقہ میں ہونے کے علاوہ بارانی بھی ہے

العبد۔ عبد الواحد خان دیہاتی مبلغ ہیرو شرقی ڈاکخانہ خاص ڈیرہ غازیخان۔ گواہ شد: عبد الحمید آصف دفتر وصیت گواہ شد:۔ غلام حیدر خان مبلغ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر (سندھ)

وصیت نمبر ۱۲۸۵۴:۔ میں شریفہ بی بی زوجہ چوہدری شریف احمد صاحب عمر ۳۲ سال ساکن گٹھیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ جولائی ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زیورات میں فروخت کر چکی ہوں۔ حق مہر اور زیورات کی مجموعی قیمت ۱۵۰۰/- روپیہ بنتی ہے اس میں سے ۶۰۰/- روپیہ میرے پاس نقد موجود ہے۔ باقی ۹۰۰/- روپیہ خاوندم چوہدری محمد شریف احمد صاحب کے ذمہ بطور قرض حسنہ ہے۔ مجھے مبلغ ۱۵/- روپیہ ماہوار کم و بیش خاوندم کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس جائیداد یعنی ۱۵۰۰/- روپیہ اور ماہوار جیب خرچ مبلغ ۱۵/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر بوقت وفات میری کچھ اور جائیداد ثابت ہو تو اس وصیت کا اطلاق اس پر بھی ہوگا۔ اگر میں کوئی حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں۔ اور میرے وارث میرے متروکہ میں سے ادا نہ کریں۔ تو انجمن کو حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ میرے متروکہ جائداد فروخت کر کے بھی حصہ وصیت وصول کر لے **وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم**: الامتہ۔ نشان انگوٹھا شریفہ بی بی زوجہ چوہدری شریف احمد صاحب گواہ شد: عبد القادر واقف زندگی معرفت دی ایشیو افریقن کمپنی لمیٹڈ کراچی گواہ شد: عبد المالک خان مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی

وصیت نمبر ۱۲۸۵۵:۔ میں چوہدری شریف احمد ولد چوہدری نواب خان صاحب عمر ۴۵ سال ساکن گٹھیالیاں ضلع سیالکوٹ حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ جولائی ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان پختہ رقبہ دس مرلہ قادیان جو کہ جون ۱۹۵۰ء میں بعوض ۸۱۶/- روپیہ کے خرید کیا گیا ہے اور کاغذات خریداری برائے تکمیل ناظر صاحب امور عامہ ربوہ کے پاس ہیں۔ اس کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں دو کنال اراضی ربوہ میں بعوض دو صد روپیہ خریدی ہے۔ کچھ مزروعہ رقبہ بارانی مملوکہ اور مرہونہ ضلع سیالکوٹ ہے چونکہ اس کا انتظام وغیرہ میرے چھوٹے بھائی چوہدری محمد صادق صاحب ہوسی کے پاس ہے۔ اور ہم نے تاحال جائداد تقسیم نہیں کی مجھے تفصیلات کا صحیح علم نہیں ہے۔ برادرم چوہدری محمد صادق صاحب سے معلوم کر کے پیش کر سکوں گا۔ سکونتی مکان زیر تعمیر بشراکت برادرم چوہدری محمد صادق صاحب میں میرے حصہ کا اندازہ تین ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ بصورت تنخواہ مبلغ تین صد روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ اور اس تنخواہ پر ۳۲/- روپے بطور انکم ٹیکس گورنمنٹ کو ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس ماہوار آمد اور مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر مزید کوئی آمد یا جائداد حاصل ہوئی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ حصہ جائیداد اگر بوقت وفات میرے ذمہ باقی ہو۔ تو اس کی ادائیگی میرے ورثاء پر لازمی ہوگی۔ اور انجمن کو حق حاصل ہوگا۔ کہ میری متروکہ جائیداد سے وہ بقایا وصول کر لے۔ العبد: شریف احمد عفی عنہ ایشیو افریقن کمپنی لمیٹڈ کراچی ع۱

گواہ شد:۔ عبد القادر واقف زندگی۔

گواہ شد: عبد المالک خان مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی

وصیت نمبر ۱۲۸۶۴:۔ میں رشیم بی بی زوجہ راجہ دلاور خان صاحب عمر ۶۰ سال ساکن نونگ ڈاکخانہ آڑہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ستمبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے اور نقد مبلغ ۶۸/- روپے کل ۱۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ: رشیم بی بی زوجہ دلاور خان صاحب نونگ ضلع گجرات گواہ شد:۔ راجہ شاہسوار خان ولد راجہ فتح محمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ نونگ گواہ شد: حکیم محمد عبد العزیز ریٹائرڈ چیف انسپکٹر بیت المال۔

وصیت نمبر ۸۷۵۵:۔ میں قاضی محرم علی ولد عنبر علی صاحب مرحوم عمر ۵۳ سال موضع نتائی ڈاکخانہ برہمن بڑیہ ضلع ٹپرہ بنگال (مشرقی پاکستان) بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مئی ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ساڑھے پانچ کانی زرعی زمین قیمتی قریباً ...۰۰/- روپیہ اور ایک عدد رہائشی مکان جس کی قیمت اندازاً ۲۰۰۰/- روپیہ ہوگی۔ لہذا کل جائداد کی قیمت ۱۲۰۰۰/- روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۹/- ۱۰ ماہوار ہے۔ تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کے قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا

العبد۔ قاضی محرم علی موضع نتائی ڈاکخانہ برہمن بڑیہ بنگال گواہ شد: محمد عبد الکبیر گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال حلقہ یو۔پی۔ بنگال،

درخواست دعا:۔ مکرم برادرم لفٹننٹ ڈاکٹر حمید الدین صاحب درویش البرکات قادیان حال انچارج سول ہسپتال لنڈی کوتل میں بیمار ہیں۔ احباب صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراری اخبار آزاد کے تین جھوٹ (بقیہ صفحہ ۴)

پھر ایک حدیث اور آیت لکھ کر دریافت کرتے ہیں کیا اس امر کی اجازت ہے۔ کہ ایسے گروہ کی تکفیر کی جائے جو سلام کرنا تو درکنار قرآن پڑھتا ہے۔ نمازیں ادا کرتا ہے۔ روزے رکھتا ہے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ حسنہ پر مواظبت کے ساتھ عامل ہے۔ اشاعت اسلام کے لئے ہم سے زیادہ بے چین ہے۔ کیا جو اس قسم کے ایک اسلامی فرقہ کا ہم خیال ہو جائے اسے مرتد قرار دینا قرین انصاف ہے۔"

(وکیل ۲۷ ستمبر ۱۹۲۴ء)

اخبار "مسلم" لاہور

نے لکھا:-

"مسلمانوں کے رہبر صادق نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے جو توحید پرست اور فرمان نبوی کا تابع ہو۔ یہی اسلام کے اصول ہیں۔ اب اگر انصاف اور غور سے دیکھا جائے تو درحقیقت قادیانی جماعت توحید اور اتباع رسول آخر الزمان یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے منکر نہیں بلکہ معتقد ہے۔ اور وہ ان دونوں اصولوں کو اپنا ایمان بتاتی ہے...... جب صدق دل سے اپنے آپ کو مسلمان لکھ دینے والا شخص مرتد نہیں ہو سکتا۔ تو حکومت افغانستان کا یہ فعل کہ مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کو محض مرزا صاحب کا پیرو ہونے کی وجہ سے مرتد قرار دیا اور پھر اس خام خیالی پر سنگسار کر دیا۔ مسلمان کہلانے والوں کے لئے باعث شرم ہے۔" (مسلم لاہور، ۱ ستمبر ۲۴ء)

"تہذیب نسواں" کے مینیجر مولوی سید ممتاز علی صاحب نے نہایت درد انگیز پیرایہ میں مولوی نعمت اللہ خاں صاحب شہید کی شہادت کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:-

"احمدی فرقے کے مسلمان بالعموم دین دار۔ امن پسند۔ مرنج و مرنجاں لوگ ہیں۔ عقائد میں ان کا ہم سے کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ مگر اسلام کی خدمت جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے وہ خدمت ہم مسلمانوں کے کسی اور فرقے سے نہیں ہو سکتی۔ ملکانہ راجپوتوں میں فرائض تبلیغ جس خوبی سے ان خادمان دین نے ادا کئے ہیں وہ اب تک کسی فرقے سے ادا نہیں ہو سکے...... میں مرحوم کی اسلامی خدمات کے اعتراف میں سب تہذیبی بہنوں سے خواہ وہ کسی فرقہ کی ہوں درخواست کرتا ہوں کہ وہ تین روز تک اپنی نماز پنجگانہ کے بعد نعمت اللہ خاں مرحوم مظلوم کے حق میں دعائے مغفرت کریں اور ایک سیپارہ پڑھ کر اس کا ثواب ان کی روح کو بخشیں۔" (تہذیب نسواں ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۴ء)

ملکانہ میں جب فتنہ ارتداد کا آغاز ہوا اور احمدیہ جماعت نے خدا کے فضل سے اس فتنہ کا نہایت ہمت سے مقابلہ کیا تو اس وقت تمام اسلامی جرائد نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی جس کا اشارہ اخبار وکیل کے حوالہ میں اوپر گذر چکا ہے۔ لیکن ان میں سے ایک دو آراء کا ذکر کر دینا غیر مناسب نہ ہوگا۔

شیخ نیاز علی صاحب وکیل ہائی کورٹ لاہور نے زمیندار میں لکھا:-

"جو حالات فتنہ ارتداد کے متعلق بذریعہ اخبارات علم میں آ چکے ہیں۔ ان سے صاف واضح ہو کہ مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔"

(زمیندار ۲۴ جون ۱۹۲۳ء)

(اخبار مشرق گورکھپور نے لکھا:-

"یہ واقعہ ہے۔ اور اس پر کوئی پردہ نہیں ڈال سکتا کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے صرف احمدی جماعت ہی اس بات کا دعویٰ کر سکتی ہے کہ اس نے فتنہ ارتداد کا مقابلہ...... اچھا کیا۔ اور خوب کیا۔ اور اس سے زیادہ بہتر اور صحیح طریق پر ناموس رسول کریم صلعم کی حفاظت کے لئے جہاد اکبر بھی کسی دوسری جماعت (نے نہیں کیا) باوجود اختلاف عقائد کے ہمارے دل پر اس جماعت کی خدمات کا گہرا اثر ہے۔ اور آج سے نہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کے زمانہ سے اس وقت تک ہم نے کبھی اس کے خلاف کوئی حرف زبان اور قلم سے اس کے خلاف نہیں نکالا۔"

(مشرق یکم ستمبر ۱۹۲۷ء)

آخر میں مولانا محمد علی صاحب کی جنہیں رئیس الاحرار کا خطاب دیا جاتا تھا تحریر پیش کرتا ہوں۔ شاید احرار میں سے کسی کی چشم بصیرت وا ہو سکے فرماتے ہیں:-

"ناشکر گزاری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں۔ جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمات اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں۔ مشعل راہ ثابت ہوگا۔"

(ہمدرد دہلی مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)

کیا ایڈیٹر آزاد رئیس الاحرار اور مذکورہ بالا جرائد کی تحریرات کو پڑھ کر اس امر کا اعتراف کرے گا کہ اس کا یہ قول کہ "اہل اسلام کے تمام فرقوں طبقوں اور جماعتوں کے نزدیک مرزائی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" محض کذب ہے مذکورہ بالا تمام اہل قلم حضرات اور لیڈران نے جماعت احمدیہ کو اسلامی جماعت قرار دیا ہے۔ ایڈیٹر آزاد کو شاید یاد نہ ہو مولوی محمد حسین بٹالوی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رئیس المکفرین تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو نہایت غور و خوض سے مطالعہ کیا تھا۔ آخر کار عدالت میں انہوں نے اپنی شہادت میں احمدیہ جماعت کو منجملہ اسلامی فرقوں میں سے ایک اسلامی فرقہ قرار دیا۔ لیکن واقعات صحیحہ اور معقول باتیں اور دلائل انہی کے قلب پر اثر کر سکتی ہیں، جن کے دل میں حیا اور خوف خدا پایا جائے۔ اور بے حیا کیلئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے اذالم تستح فاصنع ما شئت۔ یعنی

بے حیا باش ہر چہ خواہی کن

نومبر ۵۸ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اس میں آپکو فائدہ ہے۔ وی۔ پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ سالانہ قیمت ۲۴ روپے۔ ششماہی قیمت تیرہ روپے۔ سہ ماہی قیمت سات روپیہ اس شرح کے خلاف جو رقم آئے گی وہ اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے مجرا دی جائے گی۔

۲۱۰۸۶	ملک بشیر احمد صاحب	۹ نومبر ۵۸ء
۲۲۰۳۹	سراج الدین صاحب	"
۲۳۳۷۵	عزیز اللہ صاحب	"
۲۳۳۷۶	علی نواز خان صاحب	"
۲۳۱۶۵	محمد اسمٰعیل صاحب	"
۲۳۲۵۷	جمال الدین صاحب	"
۲۱۷۸۴	منشی عطاء محمد صاحب	"
۲۹۶۸	محمد رمضان صاحب	خطبہ "
۳۵۷۹	محمد شفیع صاحب	" "
۴۰۵۶	خادم حسین صاحب	" "
۲۳۱۸	چوہدری نور دین صاحب	" "
۱۸۹۵۷	محمد عبد اللہ صاحب	
۱۹۲۸۸	صوبیدار محمد حسین صاحب	
۲۰۲۱۳	احمد علی صاحب	
۲۱۲۳۶	شیخ انعام اللہ صاحب	
۲۳۲۶۲	اظہر حسن صاحب	

(باقی)

تمام مردانہ پوشیدہ امراض کا

سو فی صدی کامیاب علاج کی گارنٹی کے لئے بمبئی کے مشہور و پندرہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوتر سے مشورہ کریں۔ اگر آپ بچپن کی غلط کاریوں سے یا اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو بالکل برباد کر چکے ہوں جوش بیتنے پر قسم قسم کے علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہوں۔ تو آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ بلکہ زندگی کا صحیح لطف اٹھانے کے لئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سے ملاقات کریں خاص مردانہ کمزوری خواہ کسی وجہ سے بھی ہو گئی ہو کے علاوہ بواسیر کا علاج بھی ایک ہفتہ میں گارنٹی سے کیا جاتا ہے کے ایڈریس کا اچھی طرح خیال کریں پتہ:- ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوتر ا بمبئی دواخانہ رائل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل ایجنٹ روڈ کھوڑ پر انارکلی لاہور۔ جو صاحب تشریف نہ لا سکتے ہوں جواب کے لئے چھ پیسے کے ٹکٹ ارسال کریں۔
صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک۔ شام ۴ بجے سے ۷ بجے تک

صداقت ریسٹورنٹ نزد رتن باغ میں

خالص دیسی گھی سے نہایت عمدہ اور لذیذ عمدہ تیار کھانے تیار ہوتے ہیں۔ بند مکھن۔ ڈبل روٹی۔ انڈا۔ کیک پیسٹری۔ چائے۔ لیمن سوڈا وغیرہ بھی ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ نیز مستقل ماہوار کھانا کھانے والے احباب کو سپیشل مراعات دی جاتی ہیں تفصیلات کے لئے زبانی گفتگو کریں۔

کیپٹن جمال الدین گل احمدی منیجر

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

دواخانہ خدمت خلق کی

حب جند:- نہایت آزمودہ اور بے نظیر دوا ہے۔ اعصابی کمزوریوں۔ مالیخولیا۔ دماغ کی تھکن نیند کا اڑ جانا۔ سر چکرانا۔ دل پر خوف کا ہر وقت طاری رہنا۔ اور ہسٹریا کا واحد علاج: قیمت ۸۰ گولیاں پچیس روپیہ ۲۵/-/-

حب مروارید عنبری کی:- خالص موتیوں کا تیار کردہ تحفہ سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ۔ دل و دماغ کی بے نظیر دوا۔ قیمت اسی گولیاں سولہ روپے۔ Rs 16/-/-

دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

اولاد نرینہ:- اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت بس روپیہ۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کی پاکستان دشمن سرگرمیاں

پشاور کا ہفت روزہ معزز معاصر تنظیم ۲۶ اکتوبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے:-

کسے معلوم نہیں کہ مجلس احرار بھی کانگرس کی طرح مسلمانوں کے محبوب مطالبۂ پاکستان کی روز اول سے شدید مخالفت کرتی رہی ہے پاکستان کو پلیدستان اور قائداعظم کو اول درجہ کا فرقہ پرست کہنے والی اس نام نہاد اور پاکستان دشمن جماعت نے قیام پاکستان کے بعد ملک کے قومی اتحاد کے شیرازہ کو بکھیرنے کے لئے پنجاب میں مذہبی تبلیغ کے نام سے گذشتہ عرصہ میں جو کانفرنسیں اور جلسے کئے۔ ان احرار مبلغوں نے نہ صرف شیعہ سنی منافشات کو ہوا دی بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف جو ہلاکت آفرین زہر اگلا۔ اس کی تفصیل ہم کسی گذشتہ اشاعت میں دے چکے ہیں۔ احرار نے اپنے یہ تبلیغی جلسے پنجاب کے ان اہم مرکزی مقامات اور دیہات میں کئے جہاں کے نوجوان پاکستانی افواج میں ملک و ملت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی یہی علاقے ملک کی خدمت کے لئے نوجوانوں کی بھرتی دے سکتے ہیں۔ پنجاب کے سادہ لوح دیہاتیوں میں پاکستان کی فوجی قوت اور قومی اتحاد کو کمزور کرنے کے لئے مرزائیت اور احمدیت کو کافر اور خارج از اسلام دبے دین فرقہ ظاہر کر کے عوام سے کہا گیا کہ تمہیں یہ کیا معلوم ہے کہ اس وقت پاکستان کے جتنے اہم سرکاری شعبے ہیں ان میں شیعوں اور احمدیوں کی حکمرانی ہے اور خاصکر پاکستان کی طرف سے سر ظفراللہ کا بطور وزیر خارجہ تقرر مسلمانوں کے لئے مذہبی اور ملکی نقطۂ نظر سے شدید خطرہ و نقصان کا باعث ہے۔ اسلام کسی حالت اور کسی صورت میں احمدیوں سے اشتراک عمل کی اجازت نہیں دیتا۔ لہذا مسلمانو! احمدیوں کی خفیہ ریشہ دوانیوں اور سر ظفراللہ کے ہندوؤں سے کشمیر کے سودا کے ساز باز وغیرہ مسلم دشمن حرکات سے بروقت خبردار رہو۔ اگر سر ظفراللہ اسی طرح وزارت خارجہ کے اہم عہدہ پر فائز رہا تو بس یہی سمجھو کہ تمہارا اسلام اور کلچر وغیرہ سب مٹ کر رہ جائیں گے۔ حالانکہ سر ظفراللہ کی سلامتی کونسل میں نہ صرف پاکستان بلکہ تمام اسلامی ممالک کے مسائل سے گہری دلچسپی بے لوث اور ٹھوس ترجمانی کے باعث تمام عرب ممالک سر ظفراللہ پر اپنے اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں اور مسلم ممالک کے حقوق کی نگہداشت کے لئے اقوام متحدہ کے ادارہ میں سر ظفراللہ کی موجودگی کو اسلامی ممالک کی خوش قسمتی سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ نیز پاکستان کے قیام اور بعد میں پاکستان کے استحکام کے لئے مسلم جماعت احمدیہ کو جو بے مثال اور ناقابل فراموش قربانی ادا کرنی پڑی ہے۔ اس کے پیش نظر چاہیئے تو یہ تھا کہ اس جماعت کی جو اپنا ناموس اور گھر بار اور کروڑوں روپیہ کی جائیداد اور اپنا مرکز چھوڑ کر پاکستان پہنچی تھی . . . . قدر کی جاتی . . . . . یقیناً پاکستان کے لئے اس جماعت کی قربانیاں باقی مسلمانان ہند کے مقابلہ میں اگر زیادہ قابل قدر نہیں تو اس قدر حقیر اور خلاف انسانیت سلوک کے قابل بھی نہیں کہ احرار کی فتنہ انگیز تقاریر سے متاثر ہو کر اوکاڑہ میں وہاں کے غنڈوں کے ہاتھوں نہ صرف یہ کہ چند احمدیوں کے منہ کالے کئے گئے بلکہ مسجد احمدیہ میں گند گی تک پھینکی گئی۔ اور غنڈوں کا انتقامی جوش ایک بے گناہ احمدی مسلمان کی شہادت کا باعث بھی بنا۔ ابھی اوکاڑہ کی فضا احمدیوں کے نزدیک کشت و خون کے لئے مکدر بیان کی جاتی ہے۔ گو عارضی طور پر وہاں پولیس کی چوکیاں بٹھا کر امن قائم کر دیا گیا ہے۔

ضرورت ہے کہ آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں صاحب وزیراعظم پاکستان اپنی اولین توجہ اوکاڑہ کے تازہ سانحہ پر دیں اور وہابیوں، شیعوں اور احمدیوں کو کفر و الحاد کی سندیں دینے والی پاکستان دشمن احرار جماعت کی اس قسم فتنہ انگیز تقریروں پر کڑی پابندی عائد کی جائے۔ اور سانحہ اوکاڑہ کا اصل پس منظر معلوم کیا جائے کہ آیا وہ کون سے ایسے اسباب تھے کہ پورے چار دن اوکاڑہ کے غنڈوں نے امن و قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر وہاں کے احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کئے رکھا۔ چونکہ پاکستان کا قیام ایک جمہوری اور قومی ریاست کی بنیاد پر عمل میں لایا گیا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ ہر پاکستانی کو ملکی قانون کے اندر رہتے ہوئے پوری مذہبی آزادی حاصل ہونی چاہیئے۔ سانحہ اوکاڑہ کے اصل محرک جو لوگ ہیں انہوں نے اسلامی اصولوں کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی پاکستان دشمنی کا ثبوت دیا ہے اور ان کے اس فعل سے پاکستان کے قومی اتحاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسی مجرمانہ اور غیر ذمہ دارانہ حرکات کا آئندہ کے لئے مکمل سدباب کرے اور پاکستان میں رہنے والی تمام ایسی نام نہاد مذہبی جماعتوں کی تقریر و تحریر پر پابندی عائد کی جانی ضروری ہے جو فرقہ وارانہ جذبات کی انگیخت کا باعث ہوں۔

ادارۂ اقوام متحدہ کمزور اقوام کے حقوق کی حفاظت کرنے میں ناکام رہا ہے

بغداد یکم نومبر۔ سابق عراقی وزیراعظم السید علی جودت الایوبی نے یہاں اسٹار کو بتایا کہ دنیا کی چھوٹی اقوام میں یہ احساس پیدا کرنا چاہیئے کہ اقوام متحدہ ہی کے ذریعہ ان کے مفاد کا تحفظ ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دنیا کے سیاستدان اس ادارہ کو مستحکم بنائیں تاکہ اس کے اصولوں پر عمل کیا جا سکے اور اس کے فیصلوں کا احترام کیا جائے

موجودہ بین الاقوامی حالات نے اس ضرورت کو اور بھی شدید کر دیا ہے۔ السید علی جودت الایوبی نے کہا کہ اب تک چھوٹی اقوام کو اس کا بہت افسوس ہے کہ یہ عالمی ادارہ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکا ہے۔ سودے بازی نے اقوام متحدہ کے امن قائم کرنے کا ایک ذریعہ بننے میں مزاحمت کی تھی اقوام متحدہ کے رویہ کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ بعض چھوٹی قومیں اپنے حق سے محروم ہو گئی تھیں جس کی ایک واضح مثال فلسطین ہے۔ (اسٹار)

ٹرومین کا منصوبہ اور عراق

بغداد یکم نومبر۔ عراقی حکومت تمام عرب ممالک کو چھوٹے ممالک کو تکنیکی امداد دینے کے متعلق صدر ٹرومین کے چوتھے نکتہ کے منصوبہ کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرنے والی ہے۔

اس کے بعد سارا مسئلہ متحدہ کارروائی کے لئے عرب لیگ کونسل میں پیش کر دیا جائے گا۔ (اسٹار)

یورپ میں تیل کا مستقبل

لندن یکم نومبر۔ ۱۹۵۲ء تک برطانیہ ہر سال صاف شدہ پٹرولیم سے تیار شدہ ۲۰،۰۰۰،۰۰۰ ٹن سامان تیار کرنے لگیگا۔ مجموعی طور پر مغربی یورپ میں ۶۰،۰۰۰،۰۰۰ ٹن سامان تیار کیا جا سکے گا۔ اس لئے بعض خاص خاص چیزوں کے علاوہ یورپ کی تیل کی ضروریات مقامی کارخانوں ہی سے پوری کی جا سکیں گی۔ میلے تیل کا تقریباً ۸۰ فی صدی حصہ شرق وسطیٰ سے آئے گا۔

تیل کے ماہرین کے سامنے اب یہ سوال ہے کہ ایندھن کے اس تیل کو کیا کیا جائے گا۔ جو صاف کرنے کے بعد بچ رہیگا۔ انہیں یقین ہے کہ یہ تیل زراعتی مشین سڑکوں پر نقل و حمل میں توسیع اور ان دوسرے کاموں میں استعمال ہو جائیگا۔ جہاں کوئلہ کے بجائے تیل کے ایندھن کا استعمال ممکن ہو سکتا ہے۔

بہرحال ایسے وقت جب کہ کوئلہ کی شدید کمی کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ تیل کا ایندھن بڑی تعداد میں سستی قیمت پر دستیاب ہو سکیگا۔ (اسٹار)

بلوچستان لیگ اور صوبائی خود مختاری

کوئٹہ یکم نومبر۔ بلوچستان مسلم لیگ نے بلوچستان میں مجوزہ اصلاحات کے متعلق اپنا نقطۂ نظر پیش کر دیا ہے۔ یہاں شائع شدہ ایک رسالہ میں لیگ نے اس کی حمایت کی ہے کہ بلوچستان کو گورنر کے صوبہ کی سطح پر لے آیا جائے۔ (اسٹار)

اشتراکیوں اور فاشیوں پر پابندی

لندن یکم نومبر۔ مڈل سیکس کنٹری کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کوئی اشتراکی یا فاشی ان سیکنڈری اسکولوں میں جو کونسل کے ماتحت ہیں۔ ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر مامور نہیں ہو سکتا۔

یہ فیصلہ اس انکشاف کے بعد کیا گیا۔ کہ اسسٹنٹ ماسٹر جس کا نام آئندہ ہیڈ ماسٹری کے لئے پیش کیا جا چکا تھا۔ اشتراکی جماعت کا رکن تھا۔ اس فیصلہ پر شہری آزادی کی کونسل نے نکتہ چینی کی ہے (اسٹار)

ٹیونیشیا میں تعلیمی منصوبے

پیرس یکم نومبر۔ ٹیونیشیا کی نظام تعلیم میں اصلاح کے لئے متعدد نئے فرانسیسی عربی اسکول کے قیام کے پروگرام پر سارے ملک میں عمل شروع کیا جا چکا ہے "لونسی ڈی کار تھیج کا" جو ایک بہت بڑی عمارت ہے۔ اور جس نے خلیج ٹیونس کی شکل بدل دی ہے ریزیڈنٹ جنرل ایم پریلیہ نے ابھی افتتاح کیا ہے۔ (اسٹار)

قیوم کو خان قلات کا پیغام

کوئٹہ یکم نومبر۔ خان قلات نے صوبہ سرحد کے وزیراعظم خان عبدالقیوم خان کو خیبر یونیورسٹی کے افتتاح پر مبارکباد دی ہے

وزیراعظم کے نام ایک پیغام میں خان قلات نے کہا ہے کہ "قلات کے عوام کی طرف سے میں خیبر یونیورسٹی کی صوبہ سرحد کے عوام کی شاعت کے مقدس کام میں کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔

خان قلات نے مزید کہا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ آپ کی پرجوش قیادت میں یہ یونیورسٹی جلد ہی خود اپنی روایات قائم کر لے گی۔ (اسٹار)

روڈ میں سب سے پرانی موٹر

لندن یکم نومبر۔ یہاں لندن سے برائیٹن تک پرانی موٹروں کی جو دوڑ ہونے والی ہے۔ اس میں غالباً سب سے پرانی موٹر ۱۸۹۶ء کی ایک بنز کار ہوگی جو گذشتہ سال بھی اس راستہ پر چلی تھی۔ ہر دس میل پر اسے تیل اور پانی کے لئے ٹھہرنا پڑتا ہے اس نے سات گھنٹوں میں ۵۶ میل مسافت طے کی تھی۔ (اسٹار)